مطالعہ پاکستان (لازمی)	جماعت نہم	پرچہ I: (انشائیہ طرز)
وقت: 1 گھنٹہ 45 منٹ	ماڈل پیپر 6	کل نمبر: 40

(حصہ اوّل)

2- کوئی سے چھے (6) سوالات کے مختصر جوابات لکھیے: (12)

(i) اسلام میں مساوات کی اہمیت بیان کیجیے۔

جواب: اسلام تو نام ہی مساوات کا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی شخص برتر نہیں ہے۔ اگر کوئی بڑا ہے تو اچھے اعمال کی بِنا پر بڑا ہو سکتا ہے۔ آپ دیکھ لیں کہ مسجد میں کوئی شخص افضل نہیں ہے۔ سب ایک امام کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز ادا کرتے ہیں۔

(ii) قانون کی حکمرانی پر مختصر نوٹ تحریر کیجیے۔

جواب: قانون کی حکمرانی اسلام کے نظام کی اہم خوبی ہے۔ اس کی بنیاد اس تصوّر پر ہے کہ قانون کا سرچشمہ اللہ تعالیٰ ہے۔ قرآن اور اسوۂ رسول ﷺ قانون کی بنیاد ہیں۔ بادشاہ اور غلام بھی اس قانون کے سامنے برابر ہیں۔ یوں کہا جا سکتا ہے کہ اسلام کے نظام میں جمہوریت کی روح موجود ہے۔ حکمرانوں کو باہمی مشورے کے ذریعے فیصلوں کا پابند کر کے جمہوریت کی مہر لگا دی گئی ہے اور شرط یہ ہے کہ تمام فیصلے قرآن و سنت کی روشنی میں ہوں۔

(iii) قائدِاعظمؒ نے قومیت کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب: آپؒ نے اس سلسلے میں فرمایا: "قومیت کی جو بھی تعریف کی جائے، مسلمان اس تعریف کی رُو سے الگ قوم ہیں۔ وہ اس بات کا حق رکھتے ہیں کہ اپنی الگ مملکت قائم کریں۔ مسلمانوں کی یہ خواہش ہے کہ وہ اپنی روحانی، اخلاقی، تمدنی، اقتصادی، معاشرتی اور سیاسی زندگی کی مکمل نشوونما کریں اور اس مقصد کے لیے جو طریقہ اپنانا چاہیں وہ اپنائیں۔"

(iv) ٹیپو سلطان کب اور کیوں شہید ہوئے؟

جواب: 1799ء میں میسور کے حکمران ٹیپو سلطان کو اپنوں کی غداری کی وجہ سے جام شہادت نوش کرنا پڑا۔

(v) کابینہ مشن کے بنیادی مقاصد کیا تھے؟

جواب: اس مشن کے دو بنیادی مقاصد تھے: ایک ہندوستان کی دستوری حیثیت اور حکومت کی شکل واضح کر دی جائے، اور دوسری مسلمانوں اور ہندوؤں میں نفرتوں کی خلیج کم کر کے ہندوستان کو متحد رکھنے کی کوشش کی جائے۔

(vi) پنجاب کی حد بندی کمیشن میں شامل بھارت کے نمائندوں کے نام لکھیے۔

جواب: پنجاب کی حد بندی کمیشن میں بھارت کے نمائندے جسٹس مہر چند مہاجن اور جسٹس تیجا سنگھ تھے۔

(vii) وَن یونٹ سے کیا مراد ہے؟ اس کے قیام سے کیا فائدہ ہوا؟

جواب: دستور سازی کی راہ میں حائل رُکاوٹوں میں ایک اہم رُکاوٹ یہ بھی تھی کہ ملک کا مغربی حصہ چار صوبوں اور مشرقی حصہ ایک صوبے پر مشتمل تھا۔ اس رُکاوٹ کو دور کرنے کے لیے مغربی پاکستان کے چاروں صوبوں کو ملا کر ایک صوبہ بنا دیا گیا، اور اسے وَن یونٹ کا نام دیا گیا۔ وَن یونٹ کے قیام اور آئین ساز اسمبلی کے انتخابات کے بعد دستور سازی کا کام کافی حد تک آسان ہو گیا تھا۔

(viii) ریاست مناوادر کا تعارف تین سطروں میں تحریر کیجیے۔

جواب: تقسیم ہند کے وقت اس ریاست کا حکمران مسلمان تھا۔ اس نے پاکستان کے ساتھ اپنی ریاست کے الحاق کا اعلان کر دیا۔ یہ ریاست جوناگڑھ کے ساتھ واقع تھی۔ بھارتی افواج نے جوناگڑھ پر پہلے ہی قبضہ کر رکھا تھا۔ بھارتی افواج نے اس کا فائدہ اُٹھاتے ہوئے ریاست مناوادر پر بھی قبضہ کر لیا۔

(ix) تیسرا پانچ سالہ منصوبہ اپنے مقررہ اہداف کیوں حاصل نہ کر سکا؟

جواب: دراصل نامساعد حالات نے ابتدا ہی سے تیسرے منصوبے کو گھیر لیا۔ ابتدائی دو سالوں میں زبردست خشک سالی کا سامنا کرنا پڑا، جس سے فصلیں بُری طرح متاثر ہوئیں۔ 1965ء کی پاک بھارت جنگ کی وجہ سے دفاعی اخراجات بڑھ گئے، جس کی وجہ سے ترقیاتی اخراجات کے لیے مجوزہ وسائل میں کمی پیدا ہو گئی۔ زرعی ترقی میں کمی ہوئی۔ مختصراً تیسرے پانچ سالہ منصوبے کو صحیح معنوں میں حقیقی وسائل اور بہتر حالات میسر نہ آ سکے، جو معاشی ترقی کے پروگرام کے لیے درکار تھے۔

3- کوئی سے چھے (6) سوالات کے مختصر جوابات لکھیے: (12)

(i) کوہِ سلیمان پر مختصر نوٹ تحریر کیجیے۔

جواب: کوہِ سلیمان وزیرستان کی پہاڑیوں کے جنوب میں شمالاً جنوباً پھیلا ہوا ہے۔ یہ پہاڑ پاکستان کے قریباً وسط میں واقع ہے۔ کوہِ سلیمان کی بلند ترین چوٹی تختِ سلیمان ہے، جو سطح سمندر سے قریباً 3,443 میٹر بلند ہے۔ دریائے بولان اس سلسلے کا اہم دریا ہے۔ کوہِ سلیمان کے جنوب میں بگٹی اور مری کی پہاڑیاں ہیں۔ درۂ بولان اسی پہاڑی سلسلے میں واقع ہے۔

(ii) پاکستان کے ساحل کی کُل لمبائی کتنی ہے؟

جواب: پاکستان کا ساحل قریباً 1,050 کلومیٹر لمبا ہے۔

(iii) پاکستان کا تیسرا بڑا ریگستانی علاقہ کون سا ہے؟

جواب: پاکستان کا تیسرا ریگستانی علاقہ صوبہ بلوچستان کے شمال مغرب میں واقع ہے، جسے صحرائے خاران کہتے ہیں۔ اس میں کچھ چاغی کا علاقہ بھی شامل ہے۔

(iv) بیافو گلیشیئر کا تعارف دو سطروں میں بیان کیجیے۔

جواب: بیافو گلیشیئر قراقرم کے پہاڑوں میں واقع ہے۔ اس کی لمبائی 63 کلومیٹر ہے۔ یہ ہسپر گلیشیئر سے ملتا ہے، جو کہ وادیٔ ہنزہ میں واقع ہے۔

(v) دریائے راوی کا تعارف دو سطروں میں تحریر کیجیے۔

جواب: دریائے راوی کشمیر کے پہاڑوں سے نکلتا ہے۔ یہ دریا بھارت کے علاقوں سے بہتا ہوا لاہور کے قریب پنجاب میں داخل ہوتا ہے۔ پنجاب کا دارالحکومت لاہور دریائے راوی کے کنارے آباد ہے۔

(vi) پاکستان میں عام پائے جانے والے پانچ شکاری پرندوں کے نام لکھیے۔

جواب: پاکستان میں پائے جانے والے پانچ شکاری پرندوں کے نام درجِ ذیل ہیں:

1- باز　　2- شکرا　　3- عقاب

4- چیل　　5- گدھ

(vii) پاکستان کے صحرائی خطے کی آب و ہوا پر مختصراً نوٹ لکھیے۔

جواب: صحرائی خطے کی آب و ہوا انتہائی خشک اور سخت ہے۔ گرمیوں میں دن کا اوسط درجۂ حرارت 40°C سے زیادہ ہوتا ہے۔ دن میں گرم لُو چلتی ہے۔ صحرائی علاقوں میں دن اور رات کے درجۂ حرارت میں بہت زیادہ فرق ہوتا ہے۔ ان علاقوں میں سالانہ بارش کی مقدار 5 اِنچ سے کم ہوتی ہے۔

(viii) گلوبل وارمنگ سے کیا مراد ہے؟

جواب: فیکٹریوں اور گاڑیوں سے نکلنے والے دھوئیں سے ہوا میں نقصان دہ گیسوں کا اضافہ ہو رہا ہے، جس کی وجہ سے قدرتی ماحول کو نقصان پہنچ رہا ہے۔ مثلاً اوزون کی تہ کا ختم ہونا اور زمینی درجۂ حرارت کا بڑھنا (جسے گلوبل وارمنگ کہتے ہیں)۔

(ix) دینِ اسلام نے عورت کو کس طرح عزت بخشی؟

جواب: عرب معاشرے میں اسلام کی آمد سے پہلے دورِ جاہلیت میں لڑکی پیدا ہونے پر اسے زندہ درگور کر دیا جاتا تھا۔ اسلام نے لڑکی کو رحمت بنایا اور گھر کا سکون بنایا۔ اسلام کا سورج طلوع ہوا تو عورت کو ظلم کے ان اندھیروں سے نجات ملی۔ اسلام نے عورت کو ذلت سے چھٹکارا دِلا کر عزت و حُرمت سے نوازا۔ عورت کو زندہ دفنانے کی جاہلانہ رسم ختم ہوئی۔ اسلام نے عورت کو مساوی حقوق، عزت کا تحفظ، وراثت میں حصہ، حق مہر، خلع کا حق، تعلیم و تربیت کا حق، علیحدگی کی

صورت میں اولاد رکھنے کا حق، رائے دہی کا حق اور مشاورت کا حق عطا کیا۔

(حصہ دوم)

نوٹ: کوئی سے دو (2) سوالات کے جوابات لکھیے۔

سوال:4- برِ صغیر میں اسلام کی بنیادی اقدار، مسلمان مصلحین اور معاشرتی وثقافتی حوالے سے نظریۂ پاکستان کی وضاحت کیجیے۔ (8)

جواب:

اسلام کی بنیادی اقدار، مسلمان مصلحین اور سماجی وثقافتی حوالے سے نظریۂ پاکستان کی وضاحت

نظریۂ پاکستان اسلامی جمہوریہ پاکستان کی روح ہے اور اس کی وجہ سے ہی محفوظ اور سلامت ہے۔ پاکستان کے وجود کا انحصار اسی نظریہ پر ہے، جس کی بنیاد پر یہ وجود میں آیا۔ برِصغیر کے مسلمانوں نے پاکستان اسی نظریے کے تحت قائم کیا اور یہی نظریہ اسے مضبوط اور مستحکم رکھ سکتا ہے۔ اسلامی اُصولوں کے نفاذ کے لیے ہی پاکستان قائم کیا گیا۔

اسلامی اقدار:

برصغیر کے مسلمانوں نے پاکستان کے مطالبے کے وقت یہ طے کیا تھا کہ اسلام کے سُنہرے اُصولوں پر مبنی معاشرہ بنایا جائے گا، جہاں اسلامی اقدار، مثلاً انصاف، مساوات، آزادی اور رواداری کو فروغ دیا جائے گا۔ قیامِ پاکستان کے بعد قائدِاعظمؒ سے سوال کیا گیا کہ تقسیم کیے بغیر برِصغیر میں مسلمانوں کو اپنے مذہب کے مطابق عبادت کرنے کی آزادی ہے تو پھر پاکستان کا مطالبہ کیوں؟ آپؒ نے جواب میں فرمایا:

''بھائی چارہ، مساوات اور انسان دوستی ہمارے مذہب، ثقافت اور تہذیب کی بنیادی باتیں ہیں۔ چونکہ ہمیں ان بنیادی انسانی حقوق کے ختم ہونے کا خدشہ تھا اس لیے ہم نے پاکستان کی تخلیق کے لیے جدوجہد کی۔''

مسلمان مصلحین:

برِصغیر میں دوقومی نظریے کی ابتدا تو مسلمانوں کی آمد کے ساتھ ہی ہوئی تھی۔ پھر مختلف

یوں پیش کیا:

اپنی ملت پر قیاس اقوامِ مغرب سے نہ کر
خاص ہے ترکیب میں قومِ رسولِ ہاشمی ﷺ
اُن کی جمعیت کا ہے ملک و نسب پر انحصار
قوتِ مذہب سے مستحکم ہے جمعیت تری

سوال :5- بنیادی جمہوریتوں کا نظام 1959ء کے خدوخال بیان کیجیے۔ (8)

جواب : بنیادی جمہوریتوں کا نظام 1959ء کے خدوخال

جنرل ایوب خان نے مارشل لاء لگا کر ملک کا انتظام سنبھال لیا تھا۔ وہ کافی عرصے سے سیاست کو قریب سے دیکھ رہے تھے، کیونکہ وہ بطور وزیرِ دفاع اُمورِ مملکت میں حصہ لیتے رہے اس لیے وہ ملکی سیاسی صورتِ حال سے آگاہ تھے۔ جنرل ایوب خان بذاتِ خود صدارتی نظام کے حامی تھے، جس میں صدر کو وسیع اختیارات حاصل تھے۔ اسی احساس کے پیشِ نظر 1959ء میں جنرل ایوب خان نے چار سطحی بنیادی جمہوریتوں کا نظام لانے کا فیصلہ کیا۔ اس چار سطحی نظام میں یونین کونسل، تحصیل کونسل، ضلع کونسل اور ڈویژنل کونسل شامل تھیں۔

1- یونین کونسل/ٹاؤن کمیٹی:

بڑے دیہی قصبات میں یونین کونسل اور چھوٹے قصبات میں ٹاؤن کمیٹی بنیادی جمہوریتوں کی پہلی منزل تھی۔ ہر یونین کونسل متعدد دیہاتوں پر مشتمل تھی اور پانچ ہزار سے لے کر دس ہزار تک آبادی کی نمائندگی کرتی تھی۔ ہر ایک ہزار افراد کی نمائندگی ایک رُکن کرتا تھا۔ یونین کونسل کے نمائندے اپنا ایک چیئرمین منتخب کرتے تھے۔ چھوٹے قصبوں میں ٹاؤن کمیٹی کے ارکان کا انتخاب کیا جاتا تھا۔ ہر یونین کونسل اور ٹاؤن کمیٹی اپنے علاقہ میں اجتماعی ترقی کے فرائض انجام دیتی تھی۔

2- تحصیل کونسل/تھانہ کونسل:

بنیادی جمہوریتوں کے نظام کی دوسری منزل تھانہ کونسل اور تحصیل کونسل کہلاتی تھی۔ مغربی پاکستان میں تحصیل کونسل کا چیئرمین تحصیلدار ہوتا تھا۔ تحصیل میں شامل تمام یونین کونسلوں کے چیئرمین تحصیل کونسل کے اراکین ہوتے تھے۔ اسی طرح مشرقی پاکستان میں ہر تھانہ کونسل تمام

یونین کونسلوں اور قصبات کی ٹاؤن کمیٹیوں کے چیئرمینوں پر مشتمل ہوتی تھی، اور اس کا چیئرمین سب ڈویژنل آفیسر ہوتا تھا۔ ہر تھانہ اور تحصیل کونسل اپنی حدود میں واقع یونین کونسلوں کی سرگرمیوں کو بامقصد اور مربوط بناتی تھی۔

3- ضلع کونسل:

ضلع کونسل بنیادی جمہوریت کے نظام کی تیسری اہم منزل تھی۔ یہ ضلع بھر کی یونین کونسلوں، ٹاؤن کمیٹیوں اور یونین کمیٹیوں کے منتخب چیئرمینوں، میونسپل کمیٹیوں کے چیئرمینوں اور کنٹونمنٹ بورڈوں کے نائب صدر اور سرکاری افسروں پر مشتمل تھی۔ ہر ضلع کونسل کے نصف اراکین نامزد کردہ ہوتے تھے۔ ضلع کا ڈپٹی کمشنر یا کلکٹر ضلع کونسل کا چیئرمین ہوتا تھا۔

4- ڈویژنل کونسل:

ڈویژنل کونسل بنیادی جمہوریت کے نظام کی آخری منزل تھی۔ ہر ڈویژنل کونسل سرکاری (نامزد کردہ) اور منتخب اراکین پر مشتمل ہوتی تھی۔ ڈسٹرکٹ کونسلوں کے چیئرمین بلحاظ عہدہ ڈویژنل کونسل کے رُکن ہوتے تھے۔ ڈویژنل کمشنر بلحاظ عہدہ ڈویژنل کونسل کا چیئرمین ہوتا تھا۔ ڈویژنل کونسل اپنے ماتحت کنٹونمنٹ بورڈوں اور مقامی اداروں کی سرگرمیوں میں ربط قائم کرتی تھی۔ ڈویژن کے لیے ترقیاتی سکیمیں مرتب کرتی تھی اور حکومت کی جاری کردہ ہدایت پر عملدرآمد کرواتی تھی۔

5- نظام کی افادیت:

اس نظام کا مقصد عوامی سطح پر لوگوں کے مسائل حل کرنا تھا۔ اس نظام میں گاؤں اور محلے کی سطح پر عوامی نمائندوں کا انتخاب کیا جاتا تھا۔ یہ عوامی نمائندے اپنے علاقے کے مسائل سے بخوبی آگاہ ہوتے تھے اور عوام کو جوابدہ بھی ہوتے تھے۔ اس نظام کے قیام سے لوگوں کے بنیادی مسائل کی طرف توجہ دی گئی اور ان کی سماجی اور فلاحی بہبود کے لیے منصوبے شروع کیے گئے۔ جنرل ایوب خان نے بنیادی جمہوریتوں کے نظام کا حکم نامہ 26 اکتوبر 1959ء کو جاری کیا۔ جس کے نتیجے میں دسمبر 1959ء اور جنوری 1960ء میں ملک میں انتخابات ہوئے، جن میں

80,000 نمائندوں کو منتخب کیا گیا۔ فروری 1960ء میں ان نمائندوں نے جنرل ایوب خان پر اعتماد کا اظہار کیا۔ اس طرح 17 فروری 1960ء کو جنرل ایوب خان نے صدرِ پاکستان کی حیثیت سے حلف اُٹھایا۔

سوال :6- نوٹ لکھیے: (4, 4)

(الف) شمالی پہاڑی سلسلے (ب) سیم وتھور

جواب: (الف) شمالی پہاڑی سلسلے

اس پہاڑی سلسلے میں کوہ ہمالیہ اور کوہ قراقرم واقع ہیں۔

کوہِ قراقرم:

یہ پہاڑی سلسلہ پاکستان کے شمال میں واقع ہے۔ دنیا کی دوسری بلند ترین پہاڑی چوٹی کے۔ٹو کوہِ قراقرم پہاڑی سلسلہ میں ہے، جو سطح سمندر سے قریباً 8,611 میٹر بلند ہے۔ کوہِ قراقرم کی اوسط بلندی قریباً 7,000 میٹر ہے۔ اس پہاڑ کی دشوار گزار بلند چوٹیاں سارا سال برف سے ڈھکی رہتی ہیں۔ دنیا کے بلند ترین پہاڑی درّے خنجراب اور شندور کوہِ قراقرم میں واقع ہیں۔ وادیٔ ہنزہ اور گلگت وغیرہ خوبصورت وادیاں ہیں۔ گرمی کا موسم شروع ہونے سے پہلے ان وادیوں میں زندگی کی لہر دوڑ جاتی ہے۔ یہ پہاڑی سلسلہ پاکستان اور چین کے درمیان واقع ہے۔ شاہراہِ قراقرم تعمیر ہونے سے دونوں ممالک کو تجارت اور سیاحت میں کافی فائدہ ہوا ہے۔

کوہِ ہمالیہ:

کوہِ ہمالیہ کا عظیم پہاڑی سلسلہ کوہِ قراقرم کے جنوب میں واقع ہے۔ کوہِ ہمالیہ جنوبی ایشیا کے شمال میں مغرب سے جنوب مشرق کی طرف شرقاً غرباً پھیلا ہوا ہے۔ پاکستان میں کوہِ ہمالیہ کا مغربی حصہ واقع ہے۔ اس کی اوسط بلندی 1,000 میٹر سے لے کر 6,500 میٹر تک ہے۔ جس میں شوالک کی پہاڑیاں، ہمالیہ صغیر کا پہاڑی سلسلہ اور ہمالیہ کبیر کا پہاڑی سلسلہ واقع ہے۔ نانگا پربت اس پہاڑی سلسلہ کی پاکستان میں سب سے بلند چوٹی ہے، جس کی سطح سمندر سے بلندی قریباً 8,126 میٹر ہے۔ اس پہاڑی سلسلہ میں دنیا کی خوبصورت ترین وادیاں واقع ہیں، جن میں

وادیٔ کشمیر اہم ہے۔ کوہِ ہمالیہ جنوب سے شمال کی جانب بلند ہوتا جاتا ہے۔ قدرتی نباتات خصوصاً سدا بہار نوکدار جنگلات سے یہ پہاڑ مالا مال ہیں۔

(ب) سیم وتھور

پاکستان ایک زرعی ملک ہے اور ہماری زراعت کا زیادہ تر انحصار نہری آب پاشی پر ہے۔ جہاں ایک طرف نہری نظام کی وجہ سے ہماری زراعت ترقی کر رہی ہے اور زرعی پیداوار میں اضافہ ہو رہا ہے، وہاں نہری آب پاشی کے نظام کی وجہ سے ہماری زرعی زمینیں متاثر ہو رہی ہیں۔ نہری پانی کی وجہ سے زیرِ زمین پانی کی سطح میں اضافہ ہو رہا ہے۔ جب کسی علاقے میں پانی کی سطح 1.5 میٹر تک رہ جاتی ہے تو زمین میں موجود نمکیات پانی کے ساتھ سطحِ زمین پر آ جاتے ہیں۔ پانی بخارات بن کر اُڑ جاتا ہے اور نمکیات سطحِ زمین پر رہ جاتے ہیں۔ اس کے نتیجے میں زمین کاشت کے قابل نہیں رہتی اور بنجر ہو جاتی ہے۔ اس صورتِ حال کو تھور کا نام دیا جاتا ہے۔

سیم وتھور والی زمینوں میں سوڈیم اور حل پذیر نمکیات دونوں کی مقدار بڑھ جاتی ہے۔ یہ حالت کلر کہلاتی ہے۔ کلر سے متاثرہ زمینوں میں گھاس کی اقسام مثلاً کلر گھاس، برمودہ گھاس، سوڈان گھاس وغیرہ اور چارہ جات مثلاً جنتر، برسیم، لوسرن اور باجرہ وغیرہ کاشت کر کے زمین کو قابلِ کاشت بنانے کے ساتھ ساتھ اس سے اچھی پیداوار بھی حاصل کی جا سکتی ہے۔

بعض اوقات زیرِ زمین پانی کی سطح مزید بلند ہو جاتی ہے اور پانی زمین کے مساموں سے گزر کر زیادہ مقدار میں سطحِ زمین پر آ جاتا ہے اور زمین دلدل بن جاتی ہے۔ اس کو سیم کا نام دیا جاتا ہے۔ اور اس حالت میں بھی زمین بنجر ہو جاتی ہے اور کاشت کے قابل نہیں رہتی۔ پاکستان میں کافی زرعی زمینیں سیم اور تھور کا شکار ہو کر اپنی پیداواری صلاحیت کھو چکی ہیں۔ ان زرعی زمینوں کو مختلف طریقوں سے دوبارہ قابلِ کاشت بنایا جا رہا ہے۔